بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن، وَالصَّلاۃُ وَالسَّلامُ عَلَی النَّبِیِّ الْکَرِیْم وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن.

Riba, Mutual Funds & Life Insurance

چندایام سے Riba، Mutual Funds اور Life Insurance کے متعلق انٹرنیٹ کے ایک گروپ پر متعدد احباب کے خیالات پڑھنے کو ملے۔ بحث ومباحثہ مقصود نہیں ہے، صرف اصلاح کی غرض سے قرآن وحدیث کی روشنی میں ایک مضمون تحریر کررہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اخروی زندگی سامنے رکھ کر اس فانی دنیاوی زندگی کو گزارنے والا بنائے، مال کو صرف جائز طریقہ سے کمانے کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری روح اس حال میں جسم سے پرواز کرے کہ اے اللہ تعالیٰ! تو ہم سے راضی اور خوش ہو۔ آمین۔ثم آمین۔

اصل موضوع سے قبل دو اہم امور پر روشنی ڈالنا مناسب سمجھتا ہوں جس سے اصل موضوع کا سمجھنا آسان ہوجائے گا۔

۱) قرآن وحدیث کی روشنی میں مال کی حیثیت:

مال اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے لیکن مال کے نعمت بننے کے لئے ضروری ہے کہ مال کو حلال وسائل اختیار کرکے حاصل کیا جائے اور اس مال سے متعلق جو اللہ تعالیٰ کے حقوق ہیں یعنی زکوٰۃ وغیرہ ان کی ادائیگی کی جائے۔۔۔ مال نعمت ہونے کے ساتھ ایک انسانی ضرورت بھی ہے، لیکن مال کے نعمت اور ضرورت ہونے کے باوجود خالق کائنات اور تمام نبیوں کے سردار حضور اکرم ﷺ نے مال کو متعدد جگہوں پر فتنہ، دھوکے کی چیز اور محض دنیاوی زینت کی چیز قرار دی ہے۔ چند مثالیں عرض ہیں:

☆ اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِیْنَۃُ الْحَیَاۃِ الدُّنْیَا (سورہ الکہف ۴۶) مال و اولاد تو فانی دنیا کی عارضی زینت ہیں۔

☆ اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ حَتّٰی زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ (سورہ التکاثر ۱۔۲) مال و اولاد کی زیادتی کی چاہت نے تمہیں اللہ کی عبادت سے غافل کردیا یہاں تک کہ تم قبرستان جا پہنچے۔

☆ اِعْلَمُوْا اَنَّمَا الْحَیَاۃُ الدُّنْیَا لَعِبٌ وَلَھْوٌ وَّزِیْنَۃٌ وَّتَفَاخُرٌ بَیْنَکُمْ وَتَکَاثُرٌ فِی الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ (سورہ الحدید ۲۰)

خوب جان لو کہ دنیاوی زندگی صرف کھیل تماشا، عارضی زینت اور آپس میں فخر وغرور اور مال واولاد میں ایک دوسرے سے بڑھ جانے کی کوشش کرنا ہے۔

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر امت کے لئے ایک فتنہ رہا ہے، میری امت کا فتنہ مال ہے۔ (ترمذی)

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے جنت کو دیکھا تو وہاں غریب لوگوں کو زیادہ پایا۔ (بخاری ومسلم)

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: غریب لوگ مالداروں سے پانچ سو سال قبل جنت میں داخل ہوں گے۔ (ترمذی)

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! مجھے تمہارے لئے غریبی کا خوف نہیں ہے بلکہ مجھے خوف ہے کہ پہلی قوموں کی طرح کہیں تمہارے لئے دنیا یعنی مال ودولت کھول دی جائے اور تم اس کے پیچھے پڑجاؤ، پھر وہ مال ودولت پہلے لوگوں کی طرح تمہیں ہلاک کردے۔ (بخاری ومسلم)

۲) قرآن وحدیث کی روشنی میں سود، شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ:

☆ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَذَرُوْا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰوٓا اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ. فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ (سورہ البقرہ ۲۷۸۔۲۷۹) اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور جو سود باقی رہ گیا ہے وہ چھوڑ دو، اگر تم سچ مچ

ایمان والے ہو۔ اور اگر ایسا نہیں کرتے تو تم اللہ تعالیٰ سے اور اس کے رسول سے لڑنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔

⇦ سود کھانے والوں کے لئے اللہ اور اسکے رسول کی طرف سے اعلان جنگ ہے اور یہ ایسی سخت وعید ہے جو اور کسی بڑے گناہ مثلاً زنا کرنے، شراب پینے کے ارتکاب پر نہیں دی گئی۔ حضرت عبداللہ بن عباس ؓ نے فرمایا کہ جو شخص سود چھوڑنے پر تیار نہ ہو تو خلیفہ وقت کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس سے توبہ کرائے اور باز نہ آنے کی صورت میں اس کی گردن اڑا دے۔ (تفسیر ابن کثیر)

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک درہم سود کا کھانا چھتیس مرتبہ زنا کرنے سے زیادہ ہے۔ (مسند احمد)

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سود کے ۷۰ سے زیادہ درجے ہیں اور ادنی درجہ ایسا ہے جیسے اپنی ماں سے زنا کرے۔ (مؤطا امام مالک بطبرانی)

ان تمہیدی دو ابواب کے بعد اصل موضوع کی طرف رجوع کرتا ہوں، سب سے پہلے حلال، حرام اور مشتبہ چیزو ں کے متعلق اللّٰہ کے حبیب حضور اکرم ﷺ کے اس ارشاد کو پڑھیں جسمیں شبہ والی چیزوں سے تعامل کرنے کا شرعی اصول ذکر کیا گیا ہے :

عن النعمان بن بشیر ؓ قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول: اِنَّ الْحَلَالَ بَیِّنٌ وَالْحَرَامَ بَیِّنٌ وَبَیْنَھُمَا اُمُوْرٌ مُشْتَبِھَاتٌ لَایَعْلَمُھُنَّ کَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَی الشُّبُھَاتِ اِسْتَبْرَاَ لِدِیْنِہٖ وَعِرْضِہٖ وَمَنْ وَقَعَ فِی الشُّبُھَاتِ وَقَعَ فِی الْحَرَامِ کَالرَّاعِیْ یَرْعٰی حَوْلَ الْحِمٰی یُوْشِکُ اَنْ یَّرْتَعَ فِیْہِ..... (بخاری و مسلم)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حلال واضح ہے، حرام واضح ہے۔ ان کے درمیان کچھ مشتبہ چیزیں ہیں جن کو بہت سارے لوگ نہیں جانتے۔ جس شخص نے شبہ والی چیزوں سے اپنے آپ کو بچالیا اس نے اپنے دین اور عزت کی حفاظت کی۔ اور جو شخص مشتبہ چیزوں میں پڑے گا وہ حرام چیزوں میں پڑ جائے گا اس چرواہے کی طرح جو کانٹوں کے قریب بکریاں چراتا ہے اور بہت ممکن ہے کہ وہ ان کانٹوں میں الجھ جائے۔

نبی اکرم ﷺ کے اس ارشاد سے معلوم ہوا کہ حکم کے اعتبار سے چیزوں کی تین قسمیں ہیں:

۱) وہ چیزیں جن کا حلال ہونا واضح ہے، مثلاً جائز لباس و جائز کھانے وغیرہ ۔

۲) وہ چیزیں جن کا حرام ہونا واضح ہے، مثلاً سود کھانا، شراب پینا، زنا کرنا، جھوٹ بولنا، یتیم کا مال کھانا وغیرہ۔

۳) وہ چیزیں جن کے حلال اور حرام ہونے میں شبہ ہو جائے، مثلاً موضوع بحث مسائل (Mutual Funds اور Life Insurance)۔ امت مسلمہ کے موجودہ تمام مکاتب فکر کے بیشتر علماء ان مذکورہ شکلوں کے ناجائز و حرام ہونے پر متفق ہیں۔ بعض علماء نے موضوع بحث مسائل کی بعض شکلیں چند شرطوں کے ساتھ جائز قرار دی ہیں۔ لہذا جس کو نبی اکرم ﷺ کے اقوال و فرمان سے واقعی سچی محبت ہے جو ہر مسلمان کو ہونی چاہئے جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی بھی شخص اس وقت تک (کامل) مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اسکے لئے اسکی اولاد، اسکے والدین اور تمام انسانوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں (بخاری و مسلم) تو وہ کبھی بھی ان مشتبہ امور کے قریب نہیں جائے گا، کیونکہ ہمارے نبی حضور اکرم ﷺ نے واضح طور پر ذکر فرمادیا کہ جس شخص نے شبہ والی چیزوں سے اپنے آپ کو بچالیا اس نے اپنے دین اور عزت کی حفاظت کر لی، اور جو شخص مشتبہ چیزوں کے چکر میں پڑا گویا وہ حرام چیزوں میں پڑ گیا۔

میرے عزیز دوستو! ان مذکورہ شکلوں میں رقم نہ لگانے پر اگر بظاہر کچھ وقتی نقصان بھی نظر آئے تو دوسرے جائز و بہتر وسائل سے اللہ تعالیٰ روزی عطا فرمائے گا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا: وَمَن يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَل لَّهُ مَخْرَجاً. وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ (سورہ الطلاق ۲۔۳)۔ جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے، اللہ اس کے لئے (غلط راستوں سے) چھٹکارے کی شکل نکال دیتا ہے۔ اور ایسی جگہ سے روزی دیتا ہے جس کا اسے گمان بھی نہ ہو، اور جو شخص اللہ پر توکل کرے گا اللہ اس کے لئے کافی ہوگا۔

تنبیہ:

☆ علماء کرام نے بعض شرائط کے ساتھ Shares خریدنے کے جواز کا فیصلہ فرمایا ہے، لیکن ان شرائط میں سے یہ بھی ہے کہ ہم جس کمپنی کے Shares خریدنا چاہتے ہیں، اس کمپنی کے متعلق پہلے وافر معلومات حاصل کریں۔ اگر اس کمپنی کا کاروبار مثلاً شراب کا ہے، یا اس کمپنی کا کاروبار سود پر مشتمل ہے تو ایسی کمپنی کے Shares خریدنے جائز نہیں ہوں گے۔

☆ آجکل چند دنیاوی مادی طاقتیں مسلمانوں کے مال کو حاصل کے لئے اسلامی بینکنگ کے نام پر مختلف مالی پروجکٹس پیش کرتی رہتی ہیں، تاکہ مسلمان' اسلام کا نام دیکھ کر اپنی رقم ان کے حوالے کردیں۔ ان پروجیکٹس پر رقم لگانے سے قبل ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم ان پروجیکٹس کی مکمل تفصیلات معلوم کریں پھر علماء کرام کی سرپرستی میں رہ کر اخروی زندگی کو سامنے رکھ کر فیصلہ فرمائیں۔

☆ بعض حضرات کہتے ہیں کہ اس زمانے میں سودی نظام سے بچنا انتہائی مشکل ہے، مختلف اسباب کی وجہ سے کسی نہ کسی حد تک سودی نظام سے جڑنا ہی پڑتا ہے۔۔۔ میری ایسے تمام حضرات سے درخواست ہے کہ ہمیں اس دنیاوی زندگی میں رہ کر ہمیشہ ہمیشہ کی اخروی زندگی کی تیاری کرنی ہے، موت کا آنا یقینی ہے، البتہ موت کا وقت کسی کو معلوم نہیں کہ ملک الموت کب ہماری جان نکالنے کے لئے آجائے، آنکھ بند ہونے کے بعد پھر ہمیں کوئی دوسرا موقعہ آخرت کی تیاری کرنے کا میسر نہیں ہوگا۔ لہذا بظاہر دنیاوی نقصان وضرر کو برداشت کریں، کیونکہ دنیاوی زندگی تو بہرحال گزر جائے گی، لیکن آخرت کی ناکامی پر ناقابل تلافی نقصان وخسارہ ہوگا۔ میرے عزیز ساتھیو! مرنے کے بعد مال واولاد اسی وقت کام آئے گی جب ہم نے حلال وسائل اختیار کرکے مال کو کما کر ان پر خرچ کیا ہوگا۔

☆ جن حضرات نے بینکوں میں اپنا مال جمع کر رکھا ہے اور اس پر سود مل رہا ہے، اس سے متعلق علماء کی رائے یہ ہے کہ سود کی رقم بینکوں سے نکال کر عام رفاہی کاموں میں لگادیں، اپنے اوپر یا اپنی اولاد پر ہرگز خرچ نہ کریں۔

☆ بعض حضرات اگر Mutual Funds اور Life Insurance سے متفق ہیں تو میری ان سے درخواست ہے کہ وہ کم از کم دوسروں کو Emails بھیج کر دوسروں کو شک وشبہ میں نہ ڈالیں، کیونکہ اسلام نے نہ تو ہمارے اوپر یہ ذمہ داری عائد کی ہے کہ ہم دوسروں کے مال کو بڑھانے کی فکر کریں اور نہ ہی اس کی کوئی ترغیب دی ہے، بلکہ قرآن وحدیث میں مال کو متعدد جگہوں پر فتنہ، دھوکے کی چیز، اور محض دنیاوی زینت کی چیز قرار دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حلال، وسیع اور برکت والا رزق عطا فرمائے، اور مرنے سے پہلے مرنے کی تیاری کرنے والا بنائے۔ آمین۔

دعاؤں کا محتاج: محمد نجیب قاسمی (najeebqasmi@yahoo.com)